لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار

اللہم انصر من نصر دین محمد ﷺ

محمد رضا علی خان

آغاز اشاعت ۱۲۸۳ھ

دبدبۂ سکندری

مدیر فضل حسن صابری

نائب مدیر صابر حسن

بفیض روحانی تاج الاصفیاء رئیس الفقراء حضرت مولانا شاہ فاروق حسن صاحب صابری چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ

عمر [illegible] سکندر [illegible]	گشت [illegible] نظم و نثر زیادہ تر	دال [illegible] وقایع است [illegible]
[illegible] جلال قیصری	شہرۂ شہر [illegible]	سطوت شاہ [illegible] دبدبۂ سکندری

اشتہار ضوابط اخبار دبدبۂ سکندری رامپور

بفضل خالق کون و مکان و بطفیل حضرت ختم پیغمبران صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ ہفتہ وار اخبار ہر دوشنبہ کو ۶۵ سال سے ریاست رامپور وغیرہ ممالک متحدہ میں اشاعت پذیر ہوتا ہے جس میں اول اقوال بزرگان دین وقت بعدہٗ [illegible] کے [illegible] اور [illegible] ریاست و گورنمنٹ [illegible] پیدا ہوں۔ [illegible] انگریزی اخبارات کے [illegible] اور تازہ خبریں شائع ہوتی ہیں۔

(۲) قیمت سالانہ [illegible] (۱) [illegible] ریاست [illegible] (ب) [illegible] سالانہ [illegible] (ج) [illegible] سالانہ [illegible] (د) حضرات سادات کرام و فقرائے عظام و کم استطاعت طلبا کو [illegible] رعایت دیجاتی ہے۔

(۳) یہ اخبار بغیر خاص [illegible] میں بلا پیشگی خریداری [illegible] نام [illegible] جاتا ہے [illegible] خریداری منظور ہو اخبار رکھ لیں [illegible] منظور ہوگئے [illegible]

(۴) تمام خط و کتابت و ترسیل زر بنام مالک اخبار محمد فضل حسن خان صابری فاروقی [illegible]

(۵) جو صاحب اخبار نہ خریدنا چاہیں [illegible] قیمت اخبار [illegible] ہونگے [illegible] قیمت [illegible] واجب الادا ہوگی (۶) جو حضرات اپنا مقام تبدیل فرمائیں دفتر کو اطلاع [illegible] اخبار نہ ملنے کی شکایات [illegible] (۷) اگر کسی [illegible] اخبار [illegible] وی پی کے ذریعہ سے وصول کریں (۸) [illegible] خاص [illegible] (۹) ہر قسم کے تجارتی اشتہارات [illegible] کوئی قانونی [illegible] موجود [illegible] سرکاری دفتروں اور عدالتی [illegible] اطلاعات [illegible] اجرت [illegible]

نرخنامہ اشتہارات تجارتی اخبار دبدبۂ سکندری رامپور

مدت طبع	چوتھائی کالم	نصف کالم	ایک کالم	پورا صفحہ
ایک بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دو بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تین بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک سال	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ہو الخبیر حق حق حق

دبدبۂ سکندری رامپور

یوم مبارک دوشنبہ

۱۰ شوال المکرم سنہ ۱۳۳۸ھ مطابق ۲- اپریل ۱۹۲۰ء

چند دینی باتین

حضرات عارفین کرام نے فرمایا ہے کہ مقام رضا ایک بہت بڑا مقام [illegible] ت اہل دین سے ہو اور یہی مقام اہل محبت کو سب چیزون سے زیادہ تر لذیذ اور مرغوب ہے۔

ایک بزرگ فرماتے ہین کہ جو شخص اللہ جل شانہٗ کی محبت کا دعویٰ کرے اور پھر اوسکی بلاؤن پر راضی نہ رہے وہ جھوٹا ہے۔

ذیل مین ہم چند حکایتین خدا کے دوستون کی لکھتے ہین جس سے پتا ہوگا کہ خدا کے دوست ایسے ہوتے تھے اور وہ اسطرح صبر کرتے تھے

حضرت بشر ابن حارث سے روایت ہو کہ وہ کہتے ہین کہ ایک مرتبہ بغداد کے محلہ مین ایک شخص کو ہزار کوڑے مارے گئے وہ کچھ نہ بولا پھر اوسکو جیل خانہ کو لے چلے مین بھی اوسکے پیچھے پیچھے ہولیا موقع پاکر مین نے اوس سے پوچھا کہ کس جرم مین تم کو یہ سزا دیگئی جواب دیا کہ جرم عشق مینے پوچھا اس قدر مار کھا کر تم چپ کیون رہے جواب دیا کہ معشوق مجھے دیکھ رہا تھا یہ سنکر مین نے کہا کہ اگر تو نہ اپنے معشوق سے تو نے اسقدر عشق کیا معشوق اکبر کی طرف تو نے دیکھا دل کیون نہ لگایا یہ سنکر اوسنے ایک نعرہ مارا اور مرگیا۔

حضرت بشر ابن حارث کہتے ہین کہ مین ایک جزیرہ کو گیا وہان مین نے ایک آدمی کو دیکھا اندھا کوڑھی مجذون جسکو مرگی آتی تھی کہ وہ پڑا ہوا تھا اور چیونٹیان اوسکا گوشت کھا رہی تھین مجکو رحم آیا مین نے اوسکا سر اوٹھا کر اپنے زانو پر رکھا اور اوس سے پوچھا کہ یہ حالت تیری کس سبب سے ہو بعد دیر کے اوسکو افاقہ ہوا میری باتین سنکر کہنے لگا کہ یہ فضولی کون ہے جو میرے اور میرے پروردگار کے بیچ مین کیون دخل دیتا ہو میرا محبوب مجھے مارتا ہے مین اوسکو سہتا ہون اگر وہ مجھے ٹکڑے ٹکڑے کردے تو کیا اوسکی محبت میرے دل سے جاتی رہیگی۔ جتنا چاہے ستائے روز بروز میری محبت اوس سے بڑھتی جائیگی

حضرت سعید ابن احمد کہتے ہین کہ مین نے بصرہ مین ایک جوان کو دیکھا کہ اوس کے ہاتھ مین چھری ہو اور تماشائی لوگ اوسکو گھیرے ہوئے ہین اور وہ چلا چلا کر یہ کہہ رہا ہو۔

شعر	
یوم الفراق من القیامۃ اطول	والموت من الم الفراق اجمل

کہ فراق کا دن قیامت سے بھی بڑا ہو اور موت جدائی سے بہتر ہے یہ کہتے ہوئے اپنے پیٹ مین چھری مار لی اور مرگیا مین نے لوگون سے پوچھا کہ یہ کون تھا اور اسکا حال کیا تھا لوگون نے کہا کہ یہ ایک شخص کو چاہتا تھا کہ محبوب اسکا آج اسکو نہ ملا ایک روز کی جدائی کا بھی صدمہ نہ اوٹھا سکا۔

روایت ہو کہ ایک مرتبہ حضرت یونس علیہ السلام نے حضرت جبرئیل سے کہا کہ مجھے کسی خاص بندے کو اللہ کے دکھلا دو حضرت جبرئیل نے اونکو ایک شخص کا نشان دیا وہان جاکر حضرت یونس نے اوسکو دیکھا کہ جذام سے ہاتھ پاؤن اوسکے بالکل گرگئے ہین اور آنکھون سے اندھا اور کانون سے بہرا ہو رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہو کہ الٰہی جو کچھ تو نے چاہا سو کیا جو تو نے چاہا وہ مجھ سے لیا مجکو کسی چیز کے جانے کا کچھ غم نہین اسلئے کہ تو نے اپنی محبت میرے دل مین باقی رکھی تو ہے تو پھر کسی چیز کا غم نہین ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے روایت ہو کہ اون کا گذر ایک آدمی پر ہوا جو کہ اندھا اور اپاہج اور مفلوج تھا بدن اوسکا جذام سے سڑ گیا تھا اور وہ کہہ رہا تھا کہ الٰہی ہزار ہزار شکر ہے کہ تو نے مجکو اوس بلا سے بچا لیا کہ جس مین اور بہت خلقت مبتلا ہو حضرت عیسیٰ نے کہا کہ کونسی بلا اور باقی ہے کہ جس سے تو بچا ہوا ہے اوس نے کہا کہ یا روح اللہ آپ نہین جانتے کہ اصل بلا یہ ہے کہ اللہ جل شانہٗ اپنی معرفت دل سے اوٹھا لے وہ لذت میرے دل مین ہو اور بلائی حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ تو سچ کہتا ہو اور کہا کہ اپنا ہاتھ بڑھا اوس نے ہاتھ بڑھایا حضرت عیسیٰ نے اپنا ہاتھ اوسکے بدن پر پھیرا سب بیماریان جاتی رہین اور وہ نہایت خوشرو خوبصورت جوان ہوگیا اور حضرت عیسیٰ کے ساتھ ہولیا اور ہمیشہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صحبت مین رہکر عبادت کیا کرتا تھا۔

حضرت شبلی بعجب جنون ایک زمین قید تھے اوسوقت انکے پاس ایک مرتبہ کچھ لوگ گئے حضرت شبلی نے اون سے پوچھا کہ تم لوگ کون ہو اونہون نے کہا کہ ہم تمہارے دوست ہین حضرت شبلی نے کہا کہ اچھا آگے آؤ جب وہ آگے بڑھے حضرت شبلی نے پتھر اون کے مارنا شروع کیا سب بھاگ گئے حضرت شبلی نے پکار کر کہا کہ اے جھوٹو محبوب کی مار سے بھاگتے ہو اگر تم میرے محب ہوتے تو میری بلاؤن پر صبر کرتے اور میری مار سے نہ بھاگتے۔ محبوب کی مار نہین بلکہ پیار ہے

وقائع سیاحت تاجدار افغانستان

۲۵ مارچ کو تاجدار و شاہ خانم افغانستان ایک روز استراحت فرمانے کے بعد بوقت نیم شب جنوبجات کا دورہ فرمانے تشریف لے گئے۔ ممدوحین نے آکسفورڈ اسٹریٹ کی ایک بڑی کوٹھی میں کابل کے قصر شاہی کے لئے سامان تزئین و آرائش خرید فرمایا اور ۳ گھنٹہ صرف فرمائے خرید کردہ اشیا میں دو جدید نمونے کے گراموفون بھی ہیں جنمیں درجن بھر ریکارڈ بجلی کے ذریعے خود بخود بدلے جاسکتے ہیں۔ ریوٹر ایجنسی کو اس امر کے اعلان کا مجاز کیا گیا ہے۔ تاجدار افغانستان نے جو کچھ انگلستان میں دیکھا اس سے ممدوح بیحد مسرور ہوئے اور خصوصاً برطانیہ کے لوگوں کا احوال کا تو بادشاہ کے دل پر بڑا اثر ہوا۔ اہل انگلستان اپنے شاہی خاندان کے بڑے وفادار ہیں اور جس تپاک سے انکا ہر جگہ خیر مقدم کیا گیا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اہل برطانیہ ممالک کے بادشاہوں کا خیر مقدم کرنے کے لئے آمادہ رہتے ہیں۔

شاہ امان اللہ خان اور ملکہ ثریا بوقت نیم شب بذریعہ ایک اسپیشل ٹرین کے سینٹ پانکراس سے عازم ڈربی ہوئے۔ ملکہ ثریا و شاہ خانم نے بوقت شب کولیزیم تھیٹر میں تماشہ دیکھا جہاں کا پروگرام اس قسم کا رکھا گیا تھا کہ دیکھنے والوں کو انگریزی زبان جانے بغیر لطف آسکے۔

اعلان کیا گیا ہے کہ محمود بیگ خان طرزی وزیر خارجہ دولت افغانستان نے جو ملکہ ثریا کے والد ہیں اور پیرس میں علیل تھے، کابل جانے کا فیصلہ کر لیا ہے [illegible] ہوٹل میں جہاں بادشاہ امان اللہ خان مقیم ہیں مسٹر آسٹن چیمبرلین سے طویل سیاسی گفتگو ہوتی رہی۔ آج قائم مقام وزیر خارجہ افغانستان نے وزیر خارجہ میں سر آسٹن چیمبرلین سے ملاقات کی برطانوی وزیر مختار متعینہ دربار کابل بھی موجود تھے۔ شاہ و شاہ خانم جنوبجات کا دورہ کرنے تشریف لے گئے ہیں۔ ممدوحین کی سیاحت ۱۰ اپریل کو ختم ہو جائے گی جسکے بعد دو دن پیرس تشریف لیجائینگے۔ بعد ازاں برلن جاکر کسی ڈاکٹر سے مشورہ کرینگے۔ اور اگر موجودہ پروگرام میں تبدیلی نہ ہوئی تو [illegible] پولینڈ، روس، ترکی اور ایران تشریف لیجائینگے۔ جنوبجات انگلستان کے بعد یہ پروگرام میں داخل ہے کہ ہز مجسٹی شمالی انگلستان کے صنعتی مراکز کی سیر فرمائیں گے۔ کل بعد میں رولس رائس کے کارخانہ موٹر سازی کا معائنہ فرمائیں گے۔ بعد ازاں شیفیلڈ جائیں گے۔

جمعہ کے روز مانچسٹر میں روئی کی منڈی اور جہازی [illegible] فرمائیں گے اور پورٹ سنلائٹ کو بھی تشریف لیجائینگے۔ جو جدید نمونہ کا شہر ہے۔

۲۷ مارچ کو شہریار غازی نے ڈربی کے کارخانہ موٹر سازی رولس رائس میں ڈھائی گھنٹہ صرف کئے۔ اسکے بعد ہز مجسٹی شیفیلڈ کو تشریف لے گئے جہاں لارڈ میئر نے جو لیبر پارٹی کے ممبر ہیں۔ ممدوح کا خیر مقدم کیا اور [illegible] میں جماعت عمال کی اکثریت کے لیڈر کی صاحبزادی نے شاہ خانم کی خدمت میں دستہ گل پیش کیا۔

جہاں شاہ امان اللہ خان کی دریا دلی کو دیکھ کر لوگ حیرت میں آگئے جبکہ ممدوح نے ایک مجبور و معذور شخص کے ہاتھ میں جو پہلے فوج میں سارجنٹ تھے اور اب صاحب فراش ہوکر ایک گاڑی میں پڑا رہتا ہے سو پونڈ کا ایک قطعہ نوٹ رکھ دیا۔

شیفیلڈ میں بادشاہ کا نہایت پرتپاک خیر مقدم ہوا۔ ہز مجسٹی نے مختلف بڑے بڑے کارخانوں کی سیر فرمائی۔ اور بعض قابل قدر تجربات کا مشاہدہ فرمایا۔ ۲۵ ٹن وزنی لوہے کی چٹان کو جہاز سازی کے لئے پلیٹ بناکر دکھائی گئی۔ علاوہ ازیں ایک فولادی خود میں جسپر گولی اثر نہیں کرتی فیر کرکے دکھایا گیا گولی کا اثر صرف اسقدر ہوا کہ خود میں گڑھا پڑ گیا۔

ہز مجسٹی کی فیاضی اور دریا دلی کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ ممدوح نے مساکین لندن کے لئے ایک ہزار پونڈ کی گرانقدر رقم عطا فرمائی۔

۲۸ مارچ کو جب تاجدار افغانستان میٹرو پولیٹن وکرس الیکٹریکل کمپنی کا ملاحظہ فرمانے تشریف لے گئے تو کارخانہ میں کام کرنیوالی ہزاروں لڑکیوں نے ممدوح کا نعرہ ہائے مسرت سے خیر مقدم کیا۔ ملکہ ثریا بوجہ تکان سفر ہوٹل میں استراحت فرما رہیں۔ کارخانہ کی نہایت سلیقہ کے ساتھ آئینہ بندی کی گئی تھی چاروں طرف خوبصورت جھنڈیاں اور بیرقیں لہرا رہی تھیں۔ ہز مجسٹی کو مشین کنٹرول کرنے کے لئے مدعو کیا گیا۔ ممدوح نے [illegible] سے ہیبت ناک برقی شعلے [illegible] بجلیاں کوندنے لگیں یہ دیکھکر ہز مجسٹی بہت محظوظ ہوتے [illegible]

...حضرت ... کی ایک کان کا معائنہ فرمایا۔

... حضور افغانستان نے ایک ایسا کا دیکھا جس کا اثر تمام انگریزی قوم کے قلوب پر ہوا جس وقت ہز مجسٹی اور پارلیمین نزول اجلال فرمایا تو ایک شخص کو دیکھا جو پہلے فوج میں سارجنٹ تھا۔ یہ شخص صاحب فراش ہو گیا ہے۔ کالج ڈی میں پہلا تھا۔ بابہ میں دستخطوں کا ایک مرقع تھی۔ شاہ امان اللہ خان نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور سو پونڈ کا نوٹ نکال کر اس معذور شخص کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ لوگ حیران رہ گئے۔

آج شہریار و شاہ افغانستان بالجبر سے بسواری موٹر روانہ ہوئے اور پورٹ اسلائٹ میں نزول اجلال فرمایا یہ وہ عظیم الشان صابون ساز شہر ہے جو لارڈ لیورہیوم نے قائم کیا تھا۔ ممدوحین نے جدید نمونے کے دیہات کا معائنہ فرمایا جن میں کارخانہ کے لوگ رہتے ہیں۔

سہ پہر کے وقت ممدوحین برکنہیڈ تشریف لے گئے جہاں اون کا لارڈ میئر اور کارپوریشن نے خیر مقدم کیا۔ بعدازان ممدوحین دریائے مرسی کو عبور کر کے لورپول تشریف لے گئے۔ وہاں اہل شہر کی طرف سے خیر مقدم کے بعد ممدوحین نے بندرگاہ کا معائنہ فرمایا اور روئی کی منڈی بھی دیکھی۔

مولانا شوکت علی صاحب کا ارشاد

اخبار خلافت بمبئی میں ایک طولانی بیان جناب مولانا شوکت علی صاحب کا شائع ہوا ہے جس میں تردید کی گئی ہے کہ مولانا محمد علی صاحب نے مدراس کانگریس میں گاندھی جی کے قدموں کو پکڑ کر زمین سے بچکیا اچھالا۔ اور اس تردید میں کئی کالم انھوں نے صرف کئے ہیں۔

چین میں خون ناحق کے دریا

چین میں اشتراکیوں کو اندھا دھند پھانسیاں دینے کا سلسلہ جاری ہے۔ ۱۵۔ اور ۲۱ مارچ کے درمیانی دنوں میں ۵۶ اشتراکیین سولی پر لٹکا دیے گئے تھے۔ اور یہی صورت حال چانگشا میں ہے۔

دوسری طرف بالشویک بھی اپنی ہیبت انگیزی سے نہیں چوکتے اور اس وقت جنوبی ہونان میں عجیب سفاکیاں دیکھنے میں آرہی ہیں۔ شہر لی یانگ کے ایک آدمی کو مجبور کیا گیا کہ وہ اپنے باپ اپنی بیوی اور اپنے بیٹے کو قتل کر ڈالے چنانچہ قتل

یکے بعد مجمع نے لاشوں پر کھیل رقص و سرود مشغول کی

ترکوں اور روسیوں میں تعلقات مودت

... دولت حربیہ کی نسبت بحث کرتے ہوئے روسی وفد معینہ انقرہ جو براہ برلن ہے۔ مارچ کو ماسکو روانہ ہو گیا۔ جرمنی اور روس کی تناسل ... اسٹیشن ... ترکی شاہی ... کی۔ ترکی منصوبے ترکی وزیر خارجہ کی طرف سے مادام ... کی خدمت میں گلدستہ پیش کیا۔ ۲۰ مارچ کی رات کو دقت ترکوں اور روسیوں نے ساتھ کھانا کھایا اور اگرچہ ترکوں نے روسیوں کی تجاویز سے اظہار اتفاق نہیں کیا تھا مگر تمام باتوں سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ روسیوں اور ترکوں میں بڑی گہری دوستی ہے۔

اس کو ضرور پڑھ لیجیے

(۱) آج کسی دوسری جگہ ایک نقل روبکار اجلاس عالیجناب مرشدزادہ آفاق حضور نواب سید رضا علیخان صاحب بہادر ولیعہد ریاست رامپور دام اقبالہم شائع کی جاتی ہے جس میں حضور تختم الیہ السادہ دعاؤں کے متعلق نہایت مناسب اور جب العمل تجاویز و تدابیر ارشاد فرما کر حق رعایا نوازی ادا کیا ہے ہم نے اسکو بجنسہ شائع کر دیا ہے تاکہ رامپور کے علاوہ ہیلتھ افیسر صاحب رامپور کے مشورہ سے پبلک مستفید ہو۔ ہم حضور نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہم کے بیحد مشکور ہیں کہ حضور انور نے پبلک کو نہایت مفید و باموقع مشورہ دیا ہے پبلک کو لازم ہے کہ اپنے محترم آقائے نامدار کے ہدایات پر عمل کرے اور ایسے ہمدرد و دلسوز رعایا نواز آقا کے لئے شب و روز دست بدعا رہے جس کو ہمارا رنج و غم اپنا ذاتی حزن و الم معلوم ہوتا ہے اور یہی رعایانوازی کی بہترین دلیل ہے۔

دیسی ریاستیں

دیسی ریاستوں کے متعلق آل پارٹیز کانفرنس کمیٹی نے جن دفعات پر اتفاق کیا ہے ان میں یہ قرار دیا ہے کہ ریاستیں بھی ہندوستان کے دستور اساسی کا لازمی جزو ہونگی اور ان کو بقیہ ہندوستان سے علحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ حکومت دولت مشترکہ موجودہ برطانوی حکومت کے تمام حقوق اختیارات اور واجبات کی ذمہ دار ہوگی۔ اور معاہدے کے حقوق کا لحاظ کرتے ہوئے ریاست سے اور زیادہ تعلقات اور اتحاد پیدا کرنے

کے لئے گفت و شنید کی کوشش کریگی۔ اس قسم کا اتحاد ایک عہدنامہ کے ذریعہ سے ہوگا جو دولت مشترکہ اور ریاستوں کی حکومتوں اور دونوں کی رعایا کے درمیان ہوگا۔ ریاستوں کو کامل آزادی حاصل ہوگی۔ لیکن دولت مشترکہ کی حیثیت فرمانروا سلطنت کی ہوگی اور اسکو بیرونی تعلقات حفاظت ملک اور اسی قسم کے معاملات کا اختیار حاصل ہوگا۔

نجدیوں کے تفریحی مشاغل

پاینیر کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ آج صبح ایک نجدی شیخ سے گفتگو ہوئی تو شیخ صاحب فرمانے لگے کہ جناب ہمارے نوجوان عرب فٹ بال نہیں کھیلتے بلکہ وہ بجائے اس کے تلوار بازی کی تفریح کر لیتے ہیں۔ ہمارے نزدیک فٹ بال کا کھیل بچوں کا کھیل ہے تاخت و تاراج کے زیادہ خطرناک ہے۔ اس بیان سے یہ واضح ہو گیا کہ قتل و خون۔ لوٹ مار اور غارتگری وہابیوں کے تفریحی مشاغل ہیں۔ قبے ڈھائے گئے۔ قبریں کھودی گئیں۔ بیگناہ لوگ تہ تیغ کیے گئے تو گویا یہ سب تفریح تھا۔ سبحان اللہ

کسی کی جان گئی آپ کی ادا ٹھہری

مہاراجہ بردوان کے نواسہ پیدا ہوا

مہاراجہ دھیراج بردوان کی سب سے چھوٹی راجکماری کے بطن سے ۲۷ مارچ کو لندن میں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ راجکماری کی شادی ۱۹۲۶ء میں لالہ بھگوتی پرشاد دیوان سے ہوئی تھی۔

مسئلہ اصلاحات صوبہ سرحدی

پاینیر کے نامہ نگار خصوصی کی اطلاع ہے کہ جب ہم یہ شائع کر رہے تیار ہوتے ہیں کہ وائیکونٹ برنہم نے دوران ملاقات میں نامہ نگار مذکور سے کہا کہ سب سے زیادہ جس چیز سے میں مسرور ہوا وہ راولپنڈی سے پشاور تک کے راستہ میں ہر فرقہ و ہر گروہ و ہر جماعت کے غیر سرکاری وفود کی موجودگی تھی جو ہر بڑے اسٹیشن پر موجود رہتے تھے۔ موصوف نے فرمایا کہ صوبہ سرحدی میں میرا یہ پہلا سفر نہیں ہے میں ۱۹۰۶ء میں سر جارج روس کیپل کے عہد میں یہاں آیا تھا تب سے جو اس صوبہ میں ترقی ہوئی ہے میں اس سے بہت خوش ہوا۔ اب جو سڑک درہ کوہاٹ سے گذرتی ہے وہ بھی اسوقت موجود نہیں تھی۔ اسوقت اسمبلی اور پارلیمنٹ کے ارکان کی عدم موجودگی پر لارڈ موصوف نے اظہار افسوس کیا۔ اصلاحات کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ کمیشن کو بھی اس

مسئلہ ہند سے تعلق رکھتا ہے۔ کہا گیا کہ اگر حکومت ہند یہ قانون نافذ کر دے تو موصوف نے جواب دیا کہ جب ہی کمیشن خصوصیت کے ساتھ اس صوبہ کے مسئلہ پر غور کریگا لیکن ہمیں یہ کہنا ہے کہ کمیشن کوئی مجلس اختیار نہیں اسکا کام صرف پارلیمنٹ کے روبرو رپورٹ پیش کر دینا ہے۔ ریاستوں کے مسئلہ پر بھی ہمیں غور کرنا ہے جہانتک انکا برطانوی ہند سے تعلق ہے۔

سزائے موت حبس دوام سے مبدل

۲۶ مارچ کو چار ہندو ملزمین کو جنہیں ایک سلسلہ میں فقیر کو قتل کرنے کے جرم میں سزائے موت دی گئی تھی۔ ہز اکسلنسی گورنر صوبہ نے ازراہ رحم معاف کر کے سزا کو حبس دوام میں بدل دیا۔

مسجد لندن کے لئے فراہمی چندہ

ابتک مسجد لندن کے لئے لارڈ ہیڈلے ساٹھ ہزار پونڈ جمع کر چکے ہیں۔ تعمیر مسجد کے مصارف کا تخمینہ ایک لاکھ پونڈ کیا جاتا ہے۔ یعنی ۱۵ لاکھ روپیہ میں اب تک ۹ لاکھ جمع ہو چکے ہیں۔

وفد جمعیۃ العلماء ہند کا دورہ

مولانا احمد سعید صاحب سکرٹری جمعیۃ العلماء ہند دہلی نے اخبارات کو مطلع کیا ہے کہ میں مسلمانان ہند کو بذریعہ جرائد جمعیۃ علماء ہند کی مالی مشکلات سے پہلے ہی مطلع کر چکا ہوں اب حالت اسقدر نازک ہو گئی ہے کہ اگر خدانخواستہ ذرا سا وقت بھی ضائع کیا گیا تو اندیشہ ہے کہ کہیں ہندوستان کی یہ سب سے بڑی مذہبی انجمن برباد نہ ہو جائے۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ جمعیۃ ہذا کی بنیاد مستحکم کرنے کی غرض سے ملک کا دورہ کروں جو صوبہ بہار سے شروع ہوگا اور غالباً بنگال، آسام، مدراس، بمبئی، گجرات اور کاٹھیاواڑ تک ہوگا۔ مولانا محمد عرفان بھی میرے ساتھ تشریف لیجائینگے۔ علاوہ ازیں حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ، مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا حسین احمد و مولانا نثار احمد اور علامہ سید سلیمان ندوی صاحبان بھی بعض بعض مقامات میں موجود ہونگے۔ میں نے بذریعہ ڈاک اپنے احباب کو اطلاع دیدی ہے اور امید ہے کہ مسلمانان ہند اس وفد کا بجان و دل خیر مقدم کرینگے۔ براہ راست جمعیتوں کے سکرٹری صاحبان کے نام گشتی چٹھیاں بھیجدی گئی ہیں اور ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ فوراً تنظیم علماء کا کام شروع کر دیں۔ بعض وقت پنجاب اور صوبہ سرحد کا دورہ ملتوی کر دیا گیا یعنی اسوقت تک جبتک

اراکین کمیشن کی سرگرمیان

۲۹ مارچ کو سرجان گڈنی ... ہندوستانی طبقہ کی طرف سے سر جان سائمن صدر آئینی کمیشن اور مسٹر کیڈوگن رکن آئینی کمیشن کو ... نئی دہلی مین لنچ پر مدعو کیا۔ سر جان سائمن کا کلام بعد الطعام ملاحظہ ہو۔ دو مہینے ہوئے کہ آئینی کمیشن نے سرزمین ہند پر قدم رکھا تھا تاکہ اسکی حالت پر ایک سرسری نظر ڈالے اب شنبہ کو ہم پھر یہان سے روانہ ہو جائینگے اس سفر مین خصوصاً بڑے شہرون مین نہین جیسے کلکتہ مدراس لاہور دہلی بلکہ چھوٹے چھوٹے قصبون اور موضعون کو دیکھنے سے ہم اہم معلومات فراہم کرینگے۔ ہندوستان کی کثیر آبادی دیہات مین رہتی ہے اسکے اکثر مسائل دیہات سے اٹھتے ہین جب ہم اس سفر پر غور کرتے ہین تو ہمین کوئی وجہ نہین دکھائی دیتی کہ ہم اہل مشرق کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرین ہم نے احتجاجی مظاہرے بھی دیکھے اور انمین خوشی اور ناخوشی کو دیکھا کیونکہ ہم ہر صداقت اختلاف رائے کی عزت کرتے ہین اور ہندوستانیون کی احساس طبیعت کا خیال رکھتے ہین۔ ہمین امید تھی کہ جب ہمارا مقصد ہندوستانیون پر آشکارا ہو جائیگا تو انکی بدگمانی دور ہو جائیگی۔ ہماری یہ امید پوری ہو رہی ہے مین کوئی تجویز یا مبالغہ آمیز دعوی نہین کرنا چاہتا بلکہ بہت واضح طور سے موجودہ صورت حال پر اپنا نقطہ نظر بیان کرونگا جب ہم دہلی پہونچے تو ہم نے ۶۔ فروری کو ایک خط وائسرائے کو بھیجا۔ جس مین طریق [illegible] تجویز کر دیا تھا جو آئندہ شروع ہوگی یہ تجویز کوئی [illegible] نہین بنائی گئی تھی بلکہ نہایت غور و خوض کے بعد تیار کی گئی تھی۔ اسمین نہایت باعزت طریقہ سے [illegible] کی دعوت دی گئی تھی۔ اب دو ماہ تک انتظار کرنے کے بعد ہم دیکھ چکے کہ ابتک اسکے سوا کوئی تجویز نہین پیش کی گئی۔ ہم اپنی تجاویز کے نتیجہ سے غیر مطمئن نہین ہین مجھے گذشتہ دو ہفتہ مین یہ شک پیدا ہوا کہ ہندوستان مین کچھ ایسے لوگ بھی ہین کہ ۶۔ فروری کی تجاویز مین بوقت ضرورت ترمیم ہو جائیگی۔ یہ خلاف واقعہ ہے کمیشن نے یہ لائحہ عمل پیش کر دیا تھا وہ اسپر کاربند رہا اور کاربند رہنے کا ارادہ رکھتا ہے حقیقی دوستی کے لئے انتہائی صاف گوئی کی ضرورت ہے۔ مین نہایت صاف گوئی سے کہتا ہون کہ ہم اسپر ضرور کاربند رہینگے۔ مشرق اور مغرب کے تعلقات کی بابت شعرا اور فلسفیون نے بہت کچھ لکھا ہے لیکن جب مین اپنے کام پر نظر ڈالتا ہون تو مجھے معلوم ہوتا ہے کہ یہان اس زمین ہند مین مشرق و مغرب کے اتحاد کی بنیاد رکھی جائیگی اسی پر ہندوستان اور برطانیہ کے مستقبل کا انحصار ہے

اعلان تعطیل اخبار

حضرت قبلہ و کعبہ والد ماجد جناب شاہ فاروق حسین صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقریب عرس شریف ۵۔ اپریل ۱۹۲۸ء سے شروع ہو کر ۸۔ اپریل ۱۹۲۸ء کو انشاء اللہ تعالی ختم ہوگی۔

اس تقریب مین تمام کارپردازان اخبار مشغول و منہمک ہونگے اس لئے ۹۔ اپریل ۱۹۲۸ء کا اخبار شائع نہو سکے گا اور تعطیل منائے گا ناظرین کرام نوٹ کر لین اسکی تلافی انشاء اللہ تعالے آئندہ اشاعت مین کر دی جائیگی

امیر حسن خان خادم اڈیٹر دبدبہ سکندری

ریاست رامپور

اعلیحضرت حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم کے نبیرہ سعید عالیجناب صاحبزادہ سید مرتضے علی خان صاحب بہادر عرف [illegible] طال اللہ عمرہ کی ابجد خوانی کا جشن [illegible] منعقد ہونے والا ہے لیکن اسکی تقریبات اسی ہفتے سے شروع ہو گئی ہین۔ مبارک صد مبارک۔

عالیجناب ہز اکسلنسی نواب [illegible] بہادر بالقابہم گورنر صوبجات متحدہ اپنے پروگرام کے مطابق یہان باضابطہ طور پر تشریف لائے اعلیحضرت [illegible] حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم نے کمال گرمجوشی سے استقبال [illegible] کی رسمین ادا فرمائین سلامی کی توپین سر ہوئین۔ شاہانہ مہمانداری کے لوازم تمام کمال انجام پذیر ہوئے [illegible] رامپور ذات اقدس اعلی دام ملکہم کی خصوصیات کے ساتھ ایک [illegible] رکھتا ہے۔ ہم ان تمام کوائف کو مفصل آئندہ شائع کرینگے۔

مراسلات

(ایڈیٹر کیلئے نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کے سولھویں سالانہ اجلاس کا ماتمی دعوت نامہ

(جو ۱۵، ۱۶، ۱۷ اپریل ۱۹۲۸ء کو دہلی میں ہوگا)

(از جناب ... صاحب ...)

جناب محترم تسلیم۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ ۲۹ دسمبر ۱۹۲۷ء کی درمیانی شب کو یکایک وہ ستارہ زندگی اور دنیا سے کیسی ہستی اٹھ گئی آہ! ہندوستان کے سرمایہ فخر و ناز رہا، علم و فضل تہذیب و کمال اور مکارم اخلاق کے مجسم پیکر، محبوب قلوب، مرجع خلائق، معرفی طب وید و طب یونانی کے اطبائے پیشوا انجمن اقوام، مخزن فضائل، معدن فواضل، عالیجناب مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب دنیا سے سدھار گئے اور علم و حکمت، تہذیب و متانت، اخلاق و شرافت کا آفتاب غروب ہو گیا۔ انہیں مرحوم کہتے اور لکھتے ہوئے قلب و جگر کے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے جاتے ہیں مگر کیا کیجئے قضا و قدر کا فرمان یہی تھا کہ وہ ہمیں روتا اور تڑپتا ہوا چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو جائیں۔ مسیح الملک کا ماتم آج ایک عالمگیر ماتم ہے۔ موجودہ صدی میں ہندوستان نے شاید ہی کسی کا اتنا بڑا ماتم کیا ہو جتنا کہ ہمارے مرحوم آقا کا۔ تمام قومیں سوگوار ہیں۔ ہر شخص جس نے انہیں دیکھا اور ہر وہ شخص جس نے کبھی نہیں دیکھا ایک درد کی ٹیس اپنے قلب و جگر میں محسوس کرتا ہے۔ اور بے شمار لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ نہ صرف ملک و ملت کا بلکہ خود ہمارا ذاتی نہایت عظیم اور ناقابل تلافی نقصان ہو گیا ہے۔

جب ذات اشرف و اقدس کی جدائی کا عام ماتم ہے۔ ... کیلئے خاص ہمارے درد و ماتم کا کیا ذکر۔ ہو گا ... سے دنیا ہی بدل گئی۔ آہ! غریب طب یونانی و آیورویدک یتیم ہو گئی۔ وہ شخص دنیا سے اٹھ گیا جو ان بیکس طبوں کا مربی و سرپرست تھا اور جس نے اپنی پوری زندگی ان کے لئے قربان کر دی۔

"طبی کانفرنس" کی تو بہار لٹ گئی۔ یہ ایک کانفرنس نہ تھی بلکہ ہندو مسلم اتحاد کا سنگم تھا۔ یہ ایک مجلس نہ تھی بلکہ ہماری تمام دیسی طبی تحریک کا گہوارہ تھی۔ ہمارے محبوب پیشوا نے اپنی راتوں کی نیند اور دنوں کے آرام اس پر قربان کئے ہیں وہ مایوسی اور طوفان کی اندھیری رات میں ایک روشنی کا مینار بنکر کھڑے ہو گئے اور ہماری کشتی کو باد مخالف کے ہلاکت آفریں جھونکوں کی نذر ہونے سے بچا لیا۔ ... ذات سے ... انجمن ... مبالغہ ... "ایکٹ" کی تلوار تھی اور ... لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ صرف انہیں کی ذاتی کوشش کا نتیجہ تھا کہ وہ تلوار کند اور بیکار ہو کر رہ گئی اور وہ موت کا پیالہ جو ہمارے لبوں تک آ گیا تھا گر گیا۔ ... بار بار ... بلندیوں پر جاتے رہتے انھوں نے ہم عزیزوں ... حمایت کیلئے اپنے متفقہ احباب کو اپنے گرد جمع کر لیا اور ہر اس شخص کے اثر و اقتدار سے جس سے وہ کام لے سکتے تھے ہر گروہ حکومت پر ہمارے موافق اثر ڈالنے کے لئے انہوں نے استعمال کیا۔ دوسری طرف ان کی آواز تھی جس نے خواب غفلت طبیبوں اور ویدوں میں بیداری کی لہر پیدا کی اور مردہ تحریک کو زندہ کر دیا۔ آج جو کچھ ... ہمارے روبرو ہے اور ۱۹۱۰ء کے مقابلہ میں ۱۹۲۸ء میں ہماری طبی تحریک کا جو رنگ ہے اور جا بجا طبی درسگاہوں کا جاری ہونا، میونسپلٹی اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کی طرف سے ویدک اور یونانی شفاخانے کھلنے اور ... حکومتوں کا ہمارے مقصد کی طرف متوجہ ہونا یہ جس کامیابی کی کھلی علامتیں ہیں جاننے والے جانتے ہیں کہ مسیح الملک مرحوم ہمیں اس منزل تک پہنچانے میں کس قدر جانکاہ محنتیں کی ہیں، بڑی جانفشانی کیا تھا اور اس خلوص کیا تھا کہ خود کام کرتے تھے اور دوسروں کا نام کرتے تھے۔

کیا ہم احسان ناشناس یا احسان فراموش ہیں کہ اپنے محسن اعظم کے ان احسانات کو بھول جائیں اور طبی کانفرنس کو اور ان کی دوسری یادگاروں کو جنہیں ہمارے ہی مفاد کے لئے زندہ رہنا چاہیے کس مپرسی کے حوالہ کر دیں۔ نہیں نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہو گا۔ ہم غریب شید...

اور اطبا در حقیقت مسیح الملک کی معنوی اولاد ہیں۔ وہ زندگی بھر ہم میں سے ہر ایک کے ساتھ شفیق باپ یا کرم فرما بھائی کی طرح محبت کرتے رہے۔ انکا دروازہ ہمیشہ سے ہر ایک کی رسائی کے لئے کھلا ہوا تھا۔ سچ مچ ہم میں سے ہر ایک نے اپنے شفیق باپ کو یا اپنے محترم محسن بھائی کو کھو دیا ہے ہمارا درد و غم لا انتہا ہی ہے لیکن مرحوم کے بعد ہمارا فرض خاص اور کھلا ہوا ہے کہ ہمارے ہی فائدہ کے لئے مرحوم جو کام کر گئے ہیں وہ کبھی ہماری نگاہ سے دور نہوں اور طبی کانفرنس کی بقا اور اسکی روز افزوں کامیابی ہم میں سے ہر ایک کا مقصد زندگی ہو جائے۔

آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کی تحریک چونکہ خدا کے ایک برگزیدہ اور مقبول بندہ کے قلب کی گہرائی سے پیدا ہوئی ہے اس لئے مسیح الملک کے بعد یہ تحریک یقینی ہے کہ زیادہ وسعت کو [illegible] یہ بھی قانون الٰہی ہی ہے کہ صحیح تحریکیں اپنے بانیوں کے بعد بہ نسبت انکی زندگی کے زیادہ طاقتور ہو کر پھیلتی اور سرسبز ہوتی ہیں۔ غرضیکہ توقع بلکہ یقین ہے کہ مسیح الملک مرحوم کی جدائی کا غم ہم سب کو زیادہ متحد زیادہ عملی اور زیادہ سرگرم بنا دے گا اور ان کی یاد ہمیشہ ہر ایک کو اسکے لئے بیقرار رکھے گی کہ ہم جو انسے ایک خاص روحانی رشتہ اور عقیدت رکھتے ہیں مسلسل طور پر اپنا فرض ادا کرتے رہیں۔

پس کانفرنس کا آئندہ اجلاس کوئی رسمی سالانہ جلسہ نہیں ہے اس کی اہمیت بالکل ظاہر اور بدیہی ہے اب تمام ملک کی نگاہیں اس طرف ہیں کہ ہماری جماعت مسیح الملک مرحوم کے بعد کیا کرتی ہے گویا اس اجلاس سے طب یونانی اور آیورویدک کی زندگی اور موت کا سوال وابستہ ہے پس اس ماتمی دعوت نامہ کو قبول کیجئے اور نہ صرف اس لئے کہ ہمیں اپنے محبوب پیشوا کی تعزیت کا فرض زندہ افراد اور زندہ جماعتوں کی طرح ادا کرنا ہے بلکہ اس لئے بھی کہ ان کے بعد ان کے کام کی بقا اور حفاظت کے لئے جو وہ مرحوم نے محض ہمارے مفاد کے لئے جاری کئے تھے ہمیں ایک متفقہ راستہ اختیار کرنا ہے "دہلی" تشریف لائیے۔ دہلی میں اس جلسہ کی تجویز اس وجہ سے کی گئی ہے کہ یہی وہ پاک خطہ ہے جو ہمارے اقلیم طب کے اجداد کا مدفن ہے یہی وہ مقام ہے جہاں عظیم الشان "آیورویدک یونانی طبی کالج" ہے جہاں مرحوم کے خیال کا عمل جلوہ دکھاتا ہے اور جس کو [illegible] نشان منزل بتاتا ہے یہی وہ مقام ہے جہاں مرحوم کے فرزند ارجمند اور ہمارے نور [illegible] جناب حکیم محمد جمیل خان صاحب تشریف رکھتے ہیں جن میں ویسا ہی یقینا ہم میں سے ہر ایک کے زخم جگر کا مرہم ہوگا اور جنکی قابلیت اور ظاہری و معنوی شباہت ہمیں مرحوم کا زندہ جلوہ دکھائیگی اور ہمارے دلوں میں زندہ امید و یقین کا نقش قائم کر دے گی ستر برس ہوئے کہ ہم نے اسی شہر سے اپنے سفر کو شروع کیا تھا اور اب پھر اسی شہر میں ہمارے طبی قافلے کو اختتام سفر کیلئے اپنا آئندہ پروگرام بنانا ہے۔

ان وجوہ سے نہ یہ کوئی معمولی سالانہ اجلاس ہے نہ اس کی شرکت کیلئے آپ کی خدمت میں یہ کوئی رسمی دعوت نامہ ہے اس لئے یقین ہے کہ آپ اس اجلاس کی شرکت کو اپنا سب سے بڑا ذاتی کام اور ذاتی فرض تصور فرمائیں گے اور یہ جو امید کی جا رہی ہے کہ کانفرنس کے اس سالانہ اجلاس میں اتنا بھاری اجتماع ہوگا جتنا کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا وہ پوری ہوگی اس موقع پر بہت سے اطبا اور وید صاحبان کے علاوہ کثرت عمائدین اور رؤسا اور رہنمایان ملک کا غیر معمولی اجتماع ہونے والا ہے، تاکہ مرحوم جو اپنی یادگاریں چھوڑ گئے ہیں انکے قیام و استحکام کا قرار واقعی بندوبست کیا جائے پس ایسے اہم موقع پر آپ کی شرکت بھی لازمی ہے ضروری ہے اور مہمانوں کو معین کرنے کیلئے دہلی جنکشن پر رضاکار متعین کئے جائیں گے براہ کرم اپنی تشریف آوری کی تاریخ سے جلد مطلع کیجئے اور ہم پیشہ احباب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں ہمراہ لانے کی کوشش کیجئے

آیورویدک و یونانی طبی نمائش

بدستور سابق اجلاس کانفرنس کے ساتھ اس سال بھی نمائش ہوگی اور قابل قدر چیزوں پر سندیں اور تمغے وغیرہ تجویز کئے جائیں گے لہذا ہر قسم کی دیسی طبی اشیاء جو نمائش میں رکھے جانے کے قابل ہوں [illegible] اپریل تک دہلی پہنچ جانی چاہئیں۔

اراکین اسٹینڈنگ کمیٹی کا جدید انتخاب

چونکہ گزشتہ انتخاب کی مدت اس اجلاس میں ختم ہو جائیگی اس لئے آئندہ تین سال کے واسطے اسٹینڈنگ کمیٹی کے اراکین کا جدید انتخاب عمل میں آئے گا۔

نوٹ اجلاس میں داخلہ پانچ روپیہ کے ٹکٹ سے ہوگا اور قیام و طعام کی کوئی فیس نہیں لی جائے گی صرف وہ حضرات مہمان خانے میں قیام و طعام کے مستحق ہونگے جو داخلہ کا ٹکٹ خرید لیں گے۔ [illegible] جنرل سکرٹری آل انڈیا [illegible]

سائمن کمیشن کی روانگی

(ایک معتدل مزاج کے قلم سے)

ذیل میں جو مضمون شائع کیا جاتا ہے نہایت اہم مضمون ہے اس مضمون کو معتدل مزاجی سے قلم اٹھایا گیا ہے جس سے بیحد ضرورت ہے کہ معتدل مزاجی کی سمت پر چلایا جائے اور جو اصحاب آگے جائیں اُنہیں معتدل مزاجی کا پہلو سابقہ ہونے پائے۔ (ا۔ ڈیٹر)

اگرچہ سر دست قطعیت کے ساتھ یہ کہنا ناممکن ہے کہ سر جان سائمن اور اُن کے رفقاء نے اُس دورے میں ہندوستان کے متعلق کیا خیالات قائم کئے ہیں تاہم اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ من حیث المجموع اُنہیں کوئی حوصلہ شکن مایوسی نہیں ہوئی۔ کلکتہ میں سر جان نے ایک مقتدر اخبار کے نمائندے سے دوران ملاقات میں جن خیالات کا اظہار کیا تھا۔ اُن میں سے ایک خیال یہ بھی تھا۔ کہ اُنکے پاس صبر کا سرمایہ کافی ہے۔ دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہے کہ کمیشن کے ارکان بعض مخالفین کے عارضی جوشش سے متاثر ہو کر مایوس ہونے والے لوگ نہیں ہیں۔

ممکن ہو کہ عام لوگوں کو اس امر کا احساس نہ ہو لیکن دیدہ ور اشخاص کو صاف طور پر وہ تبدیلی نظر آ رہی ہے جو مخالفین کمیشن کے مرکز عمل میں واقع ہوئی اور ہو رہی ہے۔ اور یقین کیا جاتا ہے کہ جب آیندہ ماہ اکتوبر میں کمیشن دوبارہ ہندوستان آئے گا تو اُس وقت حالات بہت کچھ بدل جائیں گے اور وہ اپنا تحقیقی کام حسب دلخواہ کر سکیگا۔ فی الحقیقت کمیشن کے خلاف بعض مقامات میں جو جوشش و خروشش دیکھا گیا ہے وہ محض عارضی ہے کیونکہ جب لوگوں کو معلوم ہوگا۔ کہ وہ انتہا پسندوں کے ہاتھوں میں کھیل کر وطن عزیز کے حق میں کانٹے بو رہے ہیں تو اُن کا جذبہ حب الوطنی اُنہیں ایک منٹ کے لئے بھی یہ اجازت نہ دیگا کہ وہ اپنی غلطی کی تکرار کریں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ملک کا ایک طبقہ کمیشن کے خلاف ہے لیکن اس ضمن میں اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ کمیشن کے مخالفوں میں بیشتر وہی لوگ ہیں جو لیڈر کہلاتے یا کہلانا چاہتے ہیں عوام کا اس تحریک سے کوئی تعلق نہیں ہے وہ ہو بھی کیسے سکتے ہیں جبکہ انہیں تحریک عدم تعاون سے جو نقصانات پہونچے ہیں وہ ابھی تک فراموش نہیں ہوئے جہاں تک ہم نے بائیکاٹ کے مسئلہ پر غور کیا ہے وہاں تک ہمیں یہ کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں کہ یہ تحریک ناکام رہے گی اب ذرا اس کے اسباب پر بھی غور کر لیجئے اور دیکھئے کہ ہم جس نتیجہ پر پہونچے ہیں وہ صحیح ہے یا غلط۔ (۱) کوئی مخالفانہ تحریک صرف اس صورت میں کامیاب ہو سکتی ہے۔ جبکہ وہ معقول جائز اور عام فہم ہو۔ (۲) کسی مخالفانہ تحریک کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ اس کی ابتدا طبقہ عوام سے ہوئی ہو۔ (۳) کسی مخالفانہ تحریک کو وہی لوگ کامیاب بنا سکتے ہیں جو باہم متفق اور متحد ہوں اب دیکھئے کہ بائیکاٹ کی جو تحریک آجکل جاری ہے اس کی حقیقت کیا ہے۔ (۱) بائیکاٹ کی تحریک جائز اور معقول نہیں ہے اور اس کو جائز اور معقول ثابت کرنے کے لئے اب تک جو دلائل پیش کئیگئی ہیں اُن میں سے ایک دلیل بھی ایسی نہیں جسے تسلی بخش اور اطمینان آفریں کہا جا سکے پھر اس کے ساتھ ہی اس میں عالمگیری کی صورت بھی رجود نہیں ہے اگر آپ کانگرس کے حلقے سے باہر نکل کر نظر دوڑائیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ہندوؤں مسلمانوں۔ سکھوں۔ اور پارسیوں میں سے کوئی فرقہ بھی بحیثیت فرقہ کمیشن کے ساتھ بائیکاٹ کا حامی نہیں ہے (۲) بائیکاٹ کی تحریک کی ابتدا طبقہ عوام سے نہیں ہوئی بلکہ کانگرس نے عوام کے جذبات و احساسات کا اندازہ کئے بغیر سائمن کمیشن کے بائیکاٹ کا ریزولیوشن پاس کر دیا اس صورت میں کسطرح توقع ہو سکتی ہے کہ عوام اس ریزولیوشن پر عملدرآمد کریں گے۔ جو اُنکے جذبات و احساسات کے خلاف ہے۔ (۳) جن لوگوں نے بائیکاٹ کی چلا رکھی ہے وہ باہم متحد و متفق نہیں اُن میں تفصیلات بہت سے اختلافات موجود ہیں جو شاید کبھی دور نہیں ہو سکتے۔ ان امور کو دیکھتے ہوئے کمیشن کے بائیکاٹ کی کامیابی کی توقع رکھنا ایک صریح غلطی ہے۔

صوبہ پنجاب نے کمیشن کے متعلق جو رویہ اختیار کر رکھا ہے وہ ہر لحاظ سے مناسب اور پسندیدہ ہے اور کمیشن کے معزز ارکان بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتے ہونگے فی الحقیقت پنجاب نے کمیشن کا خیر مقدم جس خلوص اور گرمجوشی کے ساتھ کیا ہے اس خلوص اور گرمجوشی کے ساتھ اور کسی صوبے نے نہیں کیا۔ علاوہ بریں پنجاب کونسل نے بھی اس مطلب کا ریزولیوشن پاس کر دیا ہے کہ کمیشن کیساتھ مشترکہ کانفرنس میں حصہ لینے کی غرض سے ایک کمیٹی مرتب کی جائے اس ریزولیوشن کے پاس ہو جانے کے یہ معنی ہیں

…سارا صوبہ پنجاب متفقہ طور پر کمیشن کے ساتھ تعاون کرنیکا خواہشمند ہے اور جانتا ہے کہ تعاون سے کیا فائدہ اور بائیکاٹ سے کیا نقصان ہوگا۔

سر جان سائمن اور اُن کے رفقا پنجاب سے روانہ ہوچکے ہیں اور عنقریب ساحل ہند سے بھی روانہ ہو جائیں گے ہمیں یقین ہے کہ وہ اپنے گوشہ دل میں پنجاب کی طرف سے خاص جذبات ہمدردی اور دوستی لے گئے ہیں جن سے پنجاب کو بہت سے فوائد پہنچینگے۔ یہ اُمید کرنا ہرگز بے جا نہیں کہ جب کمیشن دوبارہ آئے گا۔ تو پنجاب اور زیادہ خلوص اور گرمجوشی کے ساتھ اس کا خیر مقدم کرے گا اور ہندوستان کے بعض دوسرے حصے بھی پنجاب کی تقلید کرتے نظر آئینگے

منقول از…

عربی کی دلدادہ طالب علمو!

پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی

ناظر صاحب دفتر مدرسہ عالیہ قدیمہ فرنگی محل کی قلم سے

ہندوستان کے مشہور علمی مرکز لکھنؤ میں سب سے بڑا دار العلوم یہی مدرسہ عالیہ قدیمہ فرنگی محل واقع ٹکسال اعلحضرت قدسی مرتبت شیخ الاسلام مرشد الانام قدوۃ الفضلا عمدۃ الکملا تاج العارفین مرجع السالکین شمس العلما بدر العرفا محی السنہ حضرت مولانا حاجی الحافظ ابو الحامد محمد عبد الحمید صاحب قبلہ مدظلہ العالی کے فیض و برکت سر پرستی سے تشنگان علوم کو جسقدر سیراب کر رہا ہے وہ محتاج بیان نہیں اس مدرسہ میں مکمل درس نظامی کی تعلیم چار درجوں پر تقسیم کیگئی ہے مولوی عالم۔ فاضل۔ کامل۔ اور اسی کے ساتھ ان کتابوں کا بھی اضافہ کر دیا گیا ہے جو یونیورسٹی الہ آباد کے امتحانات دم مشرقیہ میں بکار آمد ہیں۔ ان درجات کا جو نصاب مقرر ہے اسکے خلاف تعلیم نہیں دیجاتی ہے۔ خدا کے فضل سے بڑے بڑے لائق مدرسین بکمال شفقت درس دے رہے ہیں اور حضرت اعلحضرت ممدوح الصدر بھی باوجود کبر سنی وضعف و نقاہت مستفیض فرماتے ہیں۔ مدرسہ میں تعلیم کے ساتھ تقریر بھی سکھائی جاتی ہے ہر پنجشنبہ کو دار المکالمہ کی مجلس منعقد ہوتی ہے اسیطرح تبلیغی امور میں طلبا کو مہارت پیدا کرائی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ اس کی روز افزوں ترقی و شہرت حیرت کی نگاہ سے دیکھی جا رہی ہے اور طلبہ دور دور سے آرہے ہیں۔ لیکن بعض ضروری امور کا لحاظ نہ رکھنے سے اکثر اوقات اُن کو بہت سی دقتوں کا سامنا ہوتا ہے

لہذا حسب ذیل امور کا لحاظ ضروری ہے۔

(۱) یہ مدرسہ ۸ شوال سے کھل جاتا ہے اور دس سے تعلیم بلا انتظار شروع ہو جاتی ہے پس داخلہ میں جسقدر تاخیر ہوگی اسیقدر اسباق کا نقصان ہوگا لہذا داخلہ میں امکانی عجلت سے کام لینا چاہیے۔

(۲) نادار طلبہ کی کفالت کا بھی انتظام کیا جاتا ہے اور حتی الامکان اُن کی آرام و آسایش کا کافی خیال کیا جاتا ہے اور مجوزہ تعداد ختم ہونے پر سخت دقت ہوتی ہے پس قبل از امکان پہلے سے داخلہ کرا لینا چاہیے۔

(۳) نادار طلبہ کے لیے کتابوں کا انتظام مدرسہ کیطرف سے کیا جاتا ہے لیکن موجودہ کتابوں کے ختم ہو جانے سے طلبہ اکثر محروم رہجاتے ہیں۔ اس لئے عجلت کرنا ضروری ہے۔

(۴) دیر میں آنیوالے طلبہ کو قبل آمد درخواست کی منظوری کرا لینا چاہئے تاکہ واپسی کی نوبت نہ آئے رعدہ اوست ۴۴-۲۴-۲۴۵ اور لفافہ لفافہ دفتر نظامت سے مفت روانہ کیا جاتا ہے دریافت طلب امور کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہئے اور درخواستیں بنام نامی اعلحضرت ممدوح الصدر روانہ کیجائیں۔

آکد اعی الی الخیر ناظر دفتر مدرسہ عالیہ قدیمہ فرنگی محل واقع ٹکسال چوک لکھنؤ

اطلاع عام

میلہ حضرت سید سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ بہرائچ

(از جناب محترم مولانا محمد عبد الماجد خاں صاحب شروانی منیجر درگاہ معلی بہرائچ)

تاجران و زائرین و شائقین میلہ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ امسال میلہ حضرت سید سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ ۳ مئی ۱۹۲۸ء مطابق جیٹھ بدی نوم ۱۳۳۵ فصلی مطابق ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۴۶ھ بروز اتوار ہوگا۔ خدا کے فضل سے بہرائچ کی آب و ہوا کی کوئی شکایت نہیں انتظام روشنی و آب رسانی صفائی خاص طور پر ہوگا دوکانداروں کی درخواستیں معکر یہ ۲ مئی تک آجانا چاہئیں ۳ مئی سے دوکانات الاٹ دینے کا حق کمیٹی کو ہوگا۔

عبد الماجد خان شروانی منیجر درگاہ شریف بہرائچ

ایک سانحہ دلخراش

سید عبد الغفار صاحب رضوی نے مطلع کیا ہے کہ ان کے بھائی مولوی حکیم عبد الحلیم رضوی ہمدانی چیف کلرک کلکٹری نے مدارج کو بوقت شب بالکل بیں انتقال کیا۔ مرحوم ہمدان ضلع فرخ آباد کے سادات کرام سے ایک شاہ بن ہیں بزرگ اللہ مغفرت فرمائے۔

شعر و سخن

غزل نعتیہ

از نتائج طبع رسا فکر ثنا خوان رسول الثقلین ابوالارشاد سید محمد سجاد حسین صاحب المتخلص بہ سجاد (مصنف کتب متعددہ) متوطن آبشتہ سیتہ گڑھ ضلع گیا

بیان کس منہ سے ہو اوصاف پاک حضرت کا
ہوا ہوں جبکہ میں مداح عنقا رسالت کا
ہوا ہے عشق جب سے روضۂ شہ کی زیارت کا
نہیں ہے مختصر وصف نبی علیہ بہشتین پر
خطاب مہر کے منظور ہونے میں جو تھا مشکل
ہمارے واسطے پیدا وہ ہم اسکے لیے پیدا
پکارا ہو شفیع عاصیان یا امتی کہکر
بہر روز ہوا پھر جو میری طرح ادا
نہ ہے قسمت میں ہوئے بیاباں میں سکونت کا
ہمیشہ دوستوں کو کیسی حاصل عیش و عشرت
ملا رتبہ نبی واحد حسنین و زہرا کو
ہجوم اس مصر استی ہوئی ہے تحفہ ہو بابا

سراپا چہرہ پر نور میں عالم تھا وحدت کا
یا ورنہ لامکان پر ہے ہو گرم شیخ ذہانت کا
خیال آتا نہیں ہے نبوت میں باغ جنت کا
کلام اللہ میں ہر حرف ہے مصحف کی مدحت کا
اسی خط کھینچا تھا ختم پر مہر نبوت کا
اٹھے منصب شفاعت کا ہمین روز قیامت کا
یہ ہوگا حشر میں رتبہ گنہگاران امت کا
کرونگا ہر دم روضۂ مختار جنت کا
مزہ کیا خاک پھر ہو بیٹا اپنی ریاست کا
عدو کو سامنا رہتا ہے ہم ہر بیج گلشن کا
نبوت کا ولایت کا شہادت کا سخاوت کا
ہر گوشہ کی ہمدین ناخدا ہو نام حضرت کا

ہجوم دشمنان سے کیجئے سجاد کیا غم ہے
مری امداد پر ہر وقت ہے سر دار امت کا

مذاقیہ غزل

اپنے عاشق زلف کو دونا مہ لیجئے
اب قلندر بنکے اس بت کو اداکاری کیجئے
حسر دن کو بیٹھ بیٹھا رات میں آیا کیجئے
پیچھے بت بنا کر حضرت عشق کو اکڑے
عاشقون کے دل کی دوات نا بچہ جھنگر
ناتوان بیمار غم ہے اور جوانی میں ہے
حضرت پروانہ وہ بھی زم ہو کر یاد
بچہ پر جھنجھلا کر گزرتی ہو نشانہ جو
حسن کے نخرے ہیں سب تو دل دکھانا چھپ
دیکھو تا رنگے آسیان مجنون نظر آئے
آ رہی ہے صاف بو قلب غم
حسن وہ بجلی گرا کر ہو کر کیسے کیسے

عاشقون میں جا کے دل بیحساب مانگیے
زندگی لے لیجئے بندہ بچا یا کیجئے
بار کے دو پیر پھر اک جوڑا رکھیے
یون مجھکے بندون نہ بیلے کو بچا رکھیے
حسن کی دوکان کا بیلے دو دلا لیجئے
اے جناب شیخ یون ہی تو گا عجب کیجئے
شیخ کو استرے لاد میں نہ ماریے
عاشقون کی زندگی کا چل کے نا کیجئے
بیٹا ہے بیٹا ہی دن بھر بکا رکھیے
مرے کم اٹھی تو منت نام لیا کیجئے
پھر کرشمہ اپنی شکل ہے دکھا رکھیے
ہر گھڑی بنے کی کیوں زحمت گوارا کیجئے

لوگ کہتے ہیں روا ہیں گے پہنا چڑھانے بیگم
آج تو گھر میں بچا آرائش وغیرہ کیجئے

مسلمانون کو خوشخبری

نصف ہدیہ میں صحیفہ پاک صرف یکم رمضان المبارک تا عشرہ محرم الحرام

قرآن شریف تو خوبیون کا پارہ مہری پندرہ سطری نام پارہ کا بخط گلزار المجلد یارچہ سنہری اور ہر پارہ علیحدہ علیحدہ اور ہر منزل جدا جدا ہے اور ہر پارہ کی لوح منقش از سرتا پا خوبیون سے مزین ہے جسکو تمام صحبت ہے اپنی نگرانی میں چھپوا کر حفاظ و علماء کرام سے صحت کرائی گئی ہے تختی موزون کاغذ نہایت نفیس سفید و خوشخط ہے بچون و بڑون کے لیے نایاب تحفہ ہے اعراب و وقف لازم اور ضروری احکامات تلاوت عام فہم واضح طور پر درج کئے گئے ہیں جسکا اصل ہدیہ ۱۲ ہے مگر ہم نے صرف یکم رمضان المبارک ۱۳۴۶ھ سے تا عشرہ محرم الحرام ۱۳۴۷ھ تک کیلئے بعوض ۶ رکھا ہے بعد اختتام میعاد ایسا نادر و نایاب تحفہ پھر میں ہرگز ہرگز دستیاب نہوگا محصول ڈاک بذمہ خریدار

المشتہر منیجر کارخانہ عزیزی پریس بکٹ پولو رمنٹ بھوپال

تیار ہوگیا

لوبان کا تیل۔ صدری اجزا و ترکیب سے ہر موسم میں بلا لحاظ موسم ہر شخص استعمال کرسکتا ہے۔ بہ ضم مقوی مشتہی معدہ کی و بہے ضرر زود اثر ہے۔ طلاء بھی استعمال کیا جاتا ہے جسکا فائدہ بعد استعمال آپ خود محسوس کرسکتے ہیں ہم کو اس سے منافع کمانا نہیں بلکہ ملک کو فائدہ پہنچانا مدنظر ہے ہر مذہب کے صاحبان استعمال فرماسکتے ہیں بغیر ہاتھ لگائے تیار کیا جاتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ علاوہ محصول ڈاک بعوض قیمت فی شیشی ایک تولہ ۸ محصول ڈاک للعہ

المشتہر منیجر کتب خانہ فاروقی دفتر اخبار دبدبۂ سکندری رامپور

اس کالے رنگ والی کو صد آفرین کہنا

کیونکہ کہ اس نے لاکھوں نا امیدوں کو امید دلائی۔ لاکھوں خودکشی پر آمادہ ہونیوالوں کو ڈھارس دیا بیسیوں اجڑے ہوئے اور تاریک گھروں کو آباد و روشن کیا اب لاکھوں تکلیف اسکے دست شفقت سے فیض اٹھا رہے ہیں۔

کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ کون ہے؟

یہ مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں ہیں جو دیکھنے میں تو کالی ہیں لیکن نصف صدی سے ہندوستان اور غیر ممالک کو سیراب کر رہی ہیں۔

کیفیت۔ بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی کثرت احتلام نامردی۔ پیٹ کی ہر قسم کی شکایات وغیرہ وغیرہ امراض کو دور کرکے اعلیٰ طاقت و توانائی و قوت مردمی بخش کر لاکھوں مریضوں کو خودکشی سے بچایا ہے اور بے اولاد کو اولاد دیکر اندھیرے گھر کو روشن کیا ہے آپ ضرور ایک دفعہ تجربہ کریں قیمت رفاہ عام کی غرض سے فی ڈبیہ ایک روپیہ عمر پانچ ڈبیہ چار روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

طلاء واجی کرن

ایسے مایوس اشخاص جو اپنی جوانی کو اپنے ہاتھوں سے بگاڑ کر کف افسوس مل رہے ہیں اور بالکل نامرد بن گئے ہوں بہت سے طلاؤں میں بھی پیسہ خرچ کرکے بھی فائدہ نہ اٹھا سکے ہوں ان کو چاہیے کہ اس طلاء کا استعمال کرکے صرف دو ہفتہ کے اندر دائمی صحت حاصل کرلیں قیمت فی شیشی نصف تولہ عمر علاوہ محصول ڈاک

پتہ

وید شاستری منی شنکر گووند جی جام نگر کاٹھیاواڑ

کتب خانہ فاروقی ریاست رامپور کی نایاب کتابیں

تواریخ آئینہ تصوف حضرات اولیائے کرام جملہ سلاسل چہاردہ خانوادوں کے تاریخی حالات کو حضرت جناب مخدوم شاہ محمد حسن صاحب صابری چشتی قادری قدوسی علی رامپوری رحمۃ اللہ علیہ نے ایسی خوبی سے اس کتاب میں جمع کیا ہے اور دنیا کا کوئی سلسلہ طریقت اس سے علیحدہ نہیں رہ گیا۔ ایسی جامع کتاب دوسری موجود نہیں ہندوستان کی بڑی بڑی لائبریریوں میں اسکو قدر و عظمت سے رکھا ہے آپ بھی اسکو منگا کر لطف اٹھائیے بڑے سائز کے سفید کاغذ پر [illegible] صفحات پر شائع ہوئی ہے قیمت مع محصول ڈاک [illegible]

قرابادین کوکبی و مجربات شوکتی اس کتاب کو نواب یار محمد خان بہادر رئیس بھوپال نے تالیف کیا ہے اسمیں نہایت بیش بہا یونانی دوا کے مجرب نسخہ جات درج ہیں جو حضرات اپنی تندرستی و صحت کو عزیز رکھتے ہیں ان کو لازم ہے کہ یہ کتاب ضرور اپنے پاس رکھیں چھپائی سفید ولایتی کاغذ پر نہایت عمدہ چھپی ہے قیمت مع محصول ڈاک عمر

ہفتخوان شوکت بہتر سے بہتر اور عمدہ لذیذ پکانے کی ترکیبیں اسمیں ہیں اسکی مقبولیت ہزاروں جلدیں نکل چکی ہیں اور ہمارے مطبع میں چار بار طبع ہو چکی ہے قیمت عہ

تحفۂ رضوی دنیائے ادب میں بہت کم ایسے حضرات ہونگے جو عالیجناب خلد آشیان نواب سید محمد سعید خان صاحب بہادر ناظم فردوس مکان سابق فرمانروائے رامپور نور اللہ مرقدہ کی شیریں زبانی اور سحربیانی سے ناواقف ہوں تحفۂ رضوی آپکے کلام بلاغت نظام سے وہ انتخاب ہے جسکا تعلق صرف مناقب اہلبیت کرام خصوصاً سید الشہدا امام العشاق سیدنا امام حسین شہید کربلا علیہ التحیۃ والسلام کی ذات قدسی صفات سے ہے اور جسکو خاکسار فضل حسن صابری ایڈیٹر اخبار دبدبۂ سکندری ریاست رامپور نے شہزادۂ آفاق عالیجاہ نواب سید رضا علیخان صاحب بہادر ولیعہد ریاست رامپور کے نام نامی سے معنون کرکے نفیس کاغذ پر طبع کرایا ہے ممکن نہیں کہ آپ تحفۂ رضوی کے مشتاق نہ ہوں۔ [illegible]

ملنے کا پتہ منیجر اخبار دبدبۂ سکندری ریاست رامپور یو پی

مطبع حسنی ریاست رامپور میں حسب الارشاد جناب مولوی محمد حسن خان صاحب مرحوم باہتمام فضل حسن صابری اڈیٹر و مہتمم دبدبۂ سکندری پرنٹر چھپا اور منشی محمد امیر حسن خان صابری و منشی صابر حسن خان قادری نے مشتہر کیا